سوال

(74) کہانت کیا ہے اور کاہنوں کے پاس جانا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"کہانت" کسے کہتے ہیں اور کاہنوں کے پاس (فریادیں لے کر) جانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کہانت (کہانۃ: فعالۃ) کے وزن پر (تَکَھَّنَ) فعل سے ماخوذ ہے، اس کے معنی اندازہ لگانے (تکہ بازی اور اٹکل بازی) نیز ایسے امور کے ذریعے سے حقیقت تلاش کرنے کے ہیں جن کی کوئی اساس نہ ہو۔ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں نے اسے کاروبار کے طور پر اختیار کر لیا تھا اور ان کا ان شیطانوں سے رابطہ تھا جو آسمان سے چوری چھپے باتیں سن کر ان لوگوں سے آکر بیان کر دیتے تھے پھر وہ شیطانوں سے سنی ہوئی اس طرح کی باتوں میں اپنی طرف سے سو سو اضافے کرنے کا عمل انجام دیتے تھے اور اس کو لوگوں سے بیان کرتے اب ان سیکڑوں باتوں میں سے اگر کوئی ایک بات صحیح ثابت ہو جاتی تو لوگ ان کے بارے میں فریب میں بتلا ہو جاتے اور اپنے باہمی فیصلوں کے لیے بھی انہی کی طرف رجوع کرتے اور مستقبل کے حالات و واقعات میں بھی ان سے راہنمائی طلب کرتے، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ کاہن وہ ہے جو مستقبل کی غیب کی باتوں کی خبر دے۔ کاہنوں کے پاس جانے والے لوگوں کی حسب ذیل تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: کاہن کے پاس جا کر اس سے سوال تو کرے مگر اس کی بات کی تصدیق نہ کرے تو یہ بھی حرام ہے اور ایسا کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنۡ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَه عَنۡ شَيۡئٍ لَمۡ تُقۡبَلۡ لَه صَلٰوةٌ اَرۡبَعِینَ لَيۡلَةً)) (صحیح مسلم، السلام، باب تحریم الکهانة واتیان الکهان، ح: ۲۲۳۰۔)

"جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے، تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی۔"

دوسری قسم: کاہن کے پاس جا کر اس سے سوال کرے اور پھر اس کی تصدیق بھی کرے، تو یہ اللہ عزوجل کی ذات پاک کے ساتھ کفر ہے کیونکہ اس نے کاہن کے دعوائے علم غیب کی تصدیق کی ہے اور جو شخص کسی کے دعوائے علم غیب کی تصدیق کرے، تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تکذیب کا مرتکب قرار پائے گا جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل لا يَعلَمُ مَن فِى السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّهُ ... سورة النمل ٦٥

’’کہہ دو کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں‘ اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے۔‘‘

اسی لیے صحیح حدیث میں آیا ہے :

«مَنْ أَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ» (جامع الترمذی، الطهارة، باب ماجاء فی كراهية اتيان الحائض، ح: ١٣٥، وسنن ابن ماجه، الطهارة، باب النهی عن اتيان الحائض، ح: ٦٣٩ وصححه الالبانی رحمه الله فی الارواء، ح: ٢٠٠٦)

’’جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور جو کچھ وہ کہے اس کی تصدیق کرے، تو اس نے اس دین کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔‘‘

تیسری قسم :

یہ ہے کہ کوئی شخص کاہن کے پاس جائے اور اس سے اس لیے سوال کرے تاکہ لوگوں کے سامنے اس کے حال کو بیان کرکے ان کے مکر و فریب کا پردہ فاش کرسکے اور انہیں بتائے کہ یہ کہانت، ملمع سازی اور سراسر گمراہی ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ابن صیاد آیا تو آپ نے اپنے دل میں ایک بات کو چھپایا اور پھر اس سے پوچھا کہ وہ یہ بتائے کہ آپ نے اپنے دل میں کس بات کو چھپایا ہے؟ اس نے جواب دیا: ’’الدُّخُ‘‘ اور اس کا اس سے ارادہ سورۃ الدخان کا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس سے فرمایا :

((اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) (صحیح البخاري، الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات، هل يصلی عليه؟... ح: ١٣٥٤ و صحيح مسلم، الفتن، باب ذكر ابن صياد، ح: ٢٩٢٤۔)

’’جا تو ذلیل و رسوا ہو جا، تو اپنی حیثیت سے ہرگز ہرگز تجاوز نہیں کرسکے گا۔‘‘

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کاہن کے پاس جانے والوں کے درج ذیل تین حالات ہیں :

۱۔ اس کے پاس جائے، اس سے سوال کرے لیکن اس کی تصدیق نہ کرے اور نہ اس کا مقصود اس کا حال بیان کرنا ہو، تو یہ حرام ہے اور ایسا کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کی چالیس دنوں تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

۲۔ اس سے سوال کرے اور اس کی تصدیق بھی کرے تو یہ اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے، انسان کو اس سے توبہ کرکے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، ورنہ اس کی موت کفر پر ہوگی۔

۳۔ کاہن کے پاس جا کر اس لیے سوال کرے تاکہ اس کا امتحان لے پھر لوگوں کے سامنے اس کا حال بیان کرکے اس کا پردہ فاش کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

محدث فتویٰ